منقبت

بہ بارگاہِ امیرالمؤمنین، خلیفۂ بِلا فصل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

وہ اصحاب ہیں وہ سب سے معظم وہ ذی حشم — بعد از رسول حضرتِ صدیقؓ محترم
صدیق تھے حضور کے وہ باصفا رفیق — جن کی حیاتِ پاک نہ تھی معجزے سے کم
سارا ہی گھر حضور کے قدموں پہ رکھ دیا — کس درجہ ہے بلند یہ ایثارِ محتشم
کہسار بن گئے تھے ہر اک ابتلاء میں آپ — دیں کے خلاف جب بھی اُٹھا ہے کوئی قدم
سرکار کے مزاج سے کیا آشنا تھے آپ — تھاما جنھوں نے ختمِ نبوت کا بھی علَم
منکر جو تھے زکوٰۃ کے اُن سے کیا قتال — دیں سے وفا پہ اُن کی کھائے دین بھی قسم
ہے غارِ ثور آپ کی عظمت کی رازداں — خلوت تھی، رب تھا، آپ تھے یا پھر شہہ اُمم
ثابت قدم رہے ہیں رہِ حق پہ ہر گھڑی — کفار اُن پہ ڈھاتے رہے گرچہ سو ستم
اک اک ادا حضور کی دل میں اُتر گئی — کیسا ہوا خدا کا یہ صدیقؓ پہ کرم
سرخیل تھے، صحابہ کے سالارِ اوّلیں — دیتے رہے دعائیں جنھیں والیٔ حرم
ہر لحظہ اُن کا گذرا ہے کفار کے خلاف — رکھا خدا نے اس طرح صدیق کا بھرم
ڈنکا ہے جن کے نام کا سارے جہاں میں آج — مداح سب ہیں اہلِ عرب ہوں یا پھر عجم
ہے پیروی حضور کی صدیق کا کمال — نام آپ کا ہے اس لیے فردوس پر رقم
وہ سرخرو ہیں دونوں جہانوں میں بالیقین — دنیا بھی باوقار ہے عقبیٰ بھی ذی حشم
صدیقؓ کے عمرؓ تھے وزیر وفا شعار — عثمانؓ اور علیؓ بھی تھے ہمراز و ہمقدم
سرکارِ مصطفےٰ کے ہیں صدیقؓ جانشیں — رُتبہ نہ اُن کا ہوگا کسی طور اِس سے کم
خالد بھلا ہو کس سے یہ مداحیٔ صدیقؓ — ہے حرف حرف گنگ تو عاجز ہے یہ قلم

(پروفیسر خالد شبیر احمد)